سوال

،عطیہ قبول کرنا 98

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شرک وکافر کی طرف سے دیا گیا عطیہ قبول کرنا جائز ہے اسی طرح کسی کافر ومشرک کو عطیہ دیا بھی جا سکتا ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں؟ (ایک سائل۔ لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ن کافر ومشرک کسی مسلمان کو ھدیہ یا عطیہ دے تو اس کا قبول کرنا جائز ہے۔ ایک بات کا لحاظ رکھا جائے کہ وہ چیز اسلام میں استعمال کرنا جائز و درست ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی کفار کی جانب سے بھیجے گئے ہدایا و تحائف قبول کئے ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح البخاری، کتاب الھبۃ میں باب

(1)انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زہر آلود بکری کا گوشت لائی آپ نے اس میں سے کچھ کھایا پھر جب اس عورت کو لایا گیا تو اس نے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تو کہا گیا کیوں نہ ہم اسے قتل کر دیں؟ آپ نے فرمایا نہیں انس رضی اللہ عنہ

یا (2)۔

ۃ1481، مسند الدارمی 2537)

(3)انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشم کا ایک جبہ ہدیہ دیا گیا یہ جبہ دومہ (جو تبوک کے نزدیک ایک مقام ہے) کے ایک عیسائی نے آپ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا تھا۔ (صحیح البخاری 2616،2615)

اور عیاض بن حمار سے جو روایت آئی ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی ہدیہ کی تو آپ نے فرمایا کہ تو اسلام قبول کیا ہے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا مجھے مشرکین سے ہدیہ لینے سے منع کیا گیا ہے۔

(ابوداؤد 3057، ترمذی 1577، مسند طیالسی 1083، المنتقیٰ لابن الجارود 1110، ابن خزیمہ بحوالہ فتح الباری 5/231)

تادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور صحیح احادیث کے بھی خلاف ہے۔ اسی طرح موسیٰ بن عقبہ نے کتاب المغازی میں جو روایت بیان کی ہے کہ عامر بن مالک مشرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے آپ کو ہدیہ پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کر

(فتح الباری 5/230 تحفۃ الاحوذی 5/188)

مزید تفصیل کے لئے تحفۃ الاحوذی اور فتح الباری جیسی کتب کی طرف رجوع کیا جائے۔

ر 8 سے استدلال کیا ہے. جس میں اللہ نے فرمایا ہے:

م...٨... سورة الممتحنة

، تم سے دین کے متعلق لڑتے نہیں اور نہ انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ احسان کرنے اور ان کے معاملہ میں انصاف سے تمہیں نہیں روکتا۔"

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن کافروں نے مسلمانوں کے ساتھ قتال نہیں کیا اور نہ ہی انہیں ان کے گھروں سے نکالا ہے ان کے ساتھ دنیاوی اخلاق اور سلوک منع نہیں ہے پھر یہ بھی یاد رہے کہ بر وصلہ اور نیکی واحسان سے یہ لازم نہیں آتا کہ کفار کو دلی دوست بنا لیا جائے اور ان کے ساتھ محبت

ا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

...١١٨... سورة آل عمران

ن والو! تم اپنا دلی دوست ایمان والوں کے علاوہ کسی کو نہ بناؤ۔ کفار تمہاری تباہی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے وہ تو چاہتے ہیں کہ تم مصیبت میں مبتلا رہو۔ ان کی دشمنی تو ان کی زبانوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ اس سے بھی بڑی ہے ہم نے تمہارے لئے آیتیں بیان کر دی ہیں اگر

ی (2619)۔

(بخاری مع فتح الباری: 233،5/232)

بہر کیف دنیاوی اخلاق وسلوک کے تحت مشرک کو ہدیہ دیا بھی جا سکتا ہے اور اس سے قبول بھی کیا جا سکتا ہے ممانعت والی روایات قابل حجت نہیں ہیں البتہ ان ہدایا و تحائف کی وجہ سے ان سے دلی دوستی اور محبت و مودت قائم نہیں کرنی چاہیے کیونکہ مسلمان کے لئے دوستی و دشمنی کا معیار اسلام ہے۔ واللہ ا

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل